Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

فون ۴۴۹

ٹیلیفون نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

بروز جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۱۶ صفر ۱۳۹۳ھ ، ۲۲ امان ۱۳۵۲ ہش ، ۲۲ مارچ ۱۹۷۳ء | نمبر ۶۵

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۲۱ امان - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کیلئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ - ۲۱ امان - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

محترمہ بیگم صاحبہ مولنا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کا اپریشن خدا کے فضل سے تسلی بخش ہوگیا ہے اور وہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے رُو بصحت ہیں۔ احباب سے اُن کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ڈاکٹر) لطیف احمد قریشی

محترم سید داؤد احمد صاحب کی صحت کاملہ کیلئے

تحریکِ دعائے خاص

راولپنڈی سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ محترم سید داؤد احمد صاحب کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی قدر بہتر ہے۔

احباب نہایت درد و الحاح اور خاص توجہ کے ساتھ دعا کریں کہ شافیٔ مطلق اپنے خاص فضل سے آپ کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

ربوہ میں جلسہ یوم مسیح موعود

ربوہ میں جلسہ یوم مسیح موعود ۲۳ مارچ بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہوگا۔ مستورات کیلئے پردہ کا انتظام ہوگا۔ احباب شامل ہوکر فائدہ اٹھائیں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کریم کے انوار و برکات اور اسکی تاثیرات ہمیشہ زندہ اور تازہ بتازہ ہیں

انہی انوار و برکات کا ثبوت دینے کیلئے اس زمانہ میں مجھے بھیجا گیا ہے

سوال:- کیا اسلام کے سوا کسی اور مذہب میں رہ کر انسان نجات نہیں پا سکتا؟

جواب:- "اس کا جواب خود قرآن شریف نفی میں دیتا ہے۔ اِنَّ الدِّیۡنَ عِنۡدَ اللّٰہِ الۡاِسۡلَامُ ۔ وَمَنۡ یَّبۡتَغِ غَیۡرَ الۡاِسۡلَامِ دِیۡنًا فَلَنۡ یُّقۡبَلَ مِنۡہُ ۔ اسلام کے سوا اور کوئی دین قبول نہیں ہوسکتا۔ اور یہ نرا دعویٰ نہیں تاثیرات ظاہر کر رہی ہیں۔ اگر کوئی اہل مذہب اسلام کے سوا اپنے مذہب کے اندر انوار و برکات اور تاثیرات رکھتا ہے تو پھر وہ آئے ہمارے ساتھ مقابلہ کر لے۔ اور ہم نے ہمیشہ ایسی دعوت دی ہے۔ کوئی مقابلہ پر نہیں آیا۔

... اگر توریت میں کوئی تاثیر باقی ہوتی تو اسے ترک ہی کیوں کرتے؟ اگر آپ کہیں کہ بعض نے ترک کیا ہے تو پھر بھی اعتراض بدستور قائم ہے کہ جنہوں نے ترک نہیں کیا، اُن پر جو اثر ہوا ہے وہ پیش کرو۔ اور اگر کُل نے ہی ترک کردیا ہے تو یہ ترک تاثیر کو باطل کرتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ اکثر مسلمانوں نے قرآن شریف کو چھوڑ دیا ہے لیکن پھر بھی قرآن شریف کے انوار و برکات اور اس کی تاثیرات ہمیشہ زندہ اور تازہ بتازہ ہیں۔ چنانچہ میں اس وقت اسی ثبوت کے لئے بھیجا گیا ہوں اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے اپنے وقت پر اپنے بندوں کو اس کی حمایت اور تائید کے لئے بھیجتا رہا ہے کیونکہ اُس نے وعدہ فرمایا تھا۔ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ ؕ یعنی بے شک ہم نے ہی اس ذکر (قرآن شریف) کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

قرآن شریف کی حفاظت کا جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ توریت یا کسی اور کتاب کے لئے نہیں۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۱۵ تا ۱۱۸)

جدید پریس کی عمارت کی بنیادوں کی کھدائی کیلئے

احباب ربوہ کے وقار عمل

ربوہ میں قرآن عظیم کی وسیع اشاعت کی خاطر جدید پریس کی عمارت کی بنیادیں کھودنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی تحریک پر احباب ربوہ نے دلی شوق اور جذبہ کے ساتھ وقار عمل منانے کا سلسلہ شروع کردیا ہے۔ چنانچہ گزشتہ چار دنوں سے مجوزہ پروگرام کے تحت بعد نماز عصر روزانہ یہ وقار عمل منایا جا رہا ہے۔ اس میں خدام کے علاوہ انصار بھی بڑے شوق سے حصہ لے رہے ہیں۔ وقار عمل منانے کا یہ سلسلہ ابھی کئی دن تک جاری رہے گا۔ مقامی خدام و انصار کو بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی چاہیئے۔

پبلشر:- مسعود احمد ؛ پرنٹر:- سید عبدالحی ؛ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت:- دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ ماہ امان ۱۳۵۲ ہش

ایک پختہ عمر کے مسلمان کی دو اہم ذمہ داریاں

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک پختہ عمر کے مسلمان کو اس کی دو نہایت اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے اور ان کی اہمیت واضح کرتے ہوئے بتایا ہے کہ جو یہ دو ذمہ داریاں پورے تعہد سے ادا کرتے ہیں وہ دین اور دنیا دونوں میں سرخرو رہتے ہیں اور جو ان ذمہ داریوں کو بجا نہیں لاتے وہ سراسر خسارہ میں رہتے ہیں۔

ایک ساتھ عائد ہونے والی ان دو ذمہ داریوں کا تعلق زندگی کے ایسے دور سے ہوتا ہے کہ جب بیک وقت تین نسلیں موجود ہوتی ہیں۔ یعنی یہ دو ذمہ داریاں اُس وقت انسان پہ عائد ہوتی ہیں جب وہ اتنی پختہ عمر کو پہنچ جاتا ہے کہ ابھی اُس کے والدین زندہ ہوتے ہیں اور خود شادی شدہ ہونے کے باعث اس کے اپنے ہاں بھی اولاد کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ سو ایک طرف والدین ہوتے ہیں درمیان میں پختہ عمر کو پہنچا ہوا انسان ہوتا ہے اور دوسری طرف اُس انسان کی اپنی اولاد ہوتی ہے۔ اُس وقت انسان پر دو نہایت ہی اہم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ایک ذمہ داری یہ ہوتی ہے کہ وہ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک میں فرق نہ آوے اور دوسری ذمہ داری کا تعلق اولاد کی تربیت سے ہوتا ہے۔ ان دونوں ذمہ داریوں کو کما حقہ ادا کئے بغیر معاشرہ صحیح خطوط پر استوار نہیں رہ سکتا۔ ان میں سے کسی ایک ذمہ داری سے غفلت کے نتیجہ میں فساد کا پیدا ہونا لازمی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں ذمہ داریوں کا ذکر کرتے ہوئے قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۚ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ۖ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ (الاحقاف آیت ۱۶)

اور ہم نے انسان کو اپنے والدین سے احسان کی تعلیم دی تھی کیونکہ اس کی ماں نے اس کو تکلیف کے ساتھ پیٹ میں اٹھایا تھا اور پھر تکلیف کیساتھ اسی کو جنا تھا اور اس کے اٹھانے اور اس کے دودھ چھڑانے پر تیس مہینے لگے تھے۔ پھر یہ انسان اپنی کامل جوانی یعنی چالیس سال کی عمر کو پہنچ گیا۔ تو اُس نے کہا اے میرے ربّ! مجھے اِس بات کی توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جو تُو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ہے اور اس بات کی بھی توفیق دے کہ میں ایسے اچھے اعمال کروں جن کو تُو پسند کرے اور میری اولاد میں بھی نیکی کی بنیاد قائم کر۔ میں تیری طرف جھکتا ہوں اور میں تیرے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں۔

اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے والدین کے احسانات یاد دلا کر انسانوں کو ان کے ساتھ بہر طور حسنِ سلوک کی تعلیم دی ہے اور پھر انسان کے چالیس سال کی عمر کو پہنچنے اور اُس کے خود صاحبِ اولاد ہونے کی صورت میں ساتھ کے ساتھ اولاد کی تربیت کا فریضہ خوش اسلوبی سے ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور ان دونوں فرائض سے کما حقہ، عہدہ برآ ہونے کے لئے تدبیر کے ساتھ ساتھ دُعاؤں سے کام لینے کی ہدایت کی ہے۔ عمر کے اِس حصّہ میں بیک وقت ان دونوں ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونا ایک مسلمان کے لئے ازبس ضروری ہے کیونکہ اِس کے تمام نیک اعمال قبول ہونے اور ان کی بہترین جزاء ملنے کا تمام تر دار و مدار اِن دونوں ذمہ داریوں کی کما حقہ، ادائیگی پر ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان دونوں ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانے کے بعد اگلی ہی آیت میں فرمایا:۔

اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ نَتَقَبَّلُ عَنۡهُمۡ اَحۡسَنَ مَا عَمِلُوۡا وَنَتَجَاوَزُ عَنۡ سَیِّاٰتِهِمۡ فِیۡۤ اَصۡحٰبِ الۡجَنَّةِ ؕ وَعۡدَ الصِّدۡقِ الَّذِیۡ کَانُوۡا یُوۡعَدُوۡنَ ۝ (الاحقاف آیت ۱۷)

یعنی جو لوگ ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک میں فرق نہیں آنے دینگے اور اولاد کی تربیت میں بھی کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں گے اور ان دونوں ذمہ داریوں کی کما حقہ، ادائیگی کے لئے خدا سے توفیق مانگتے رہیں گے وہی لوگ ایسے ہوں گے جن کے اچھے اعمال ہم قبول کریں گے اور ان کی بدیوں سے ہم درگزر کریں گے۔ یہ لوگ جنت میں جائیں گے۔ یہ ایک سچّا وعدہ ہے جو پیدائش آدم ؑ کے وقت سے مومنوں سے کیا جا رہا ہے۔

اس آیہ کریمہ سے صاف عیاں ہے کہ جو مومن والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے اور پھر اپنی اولاد کی نیک تربیت کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں گے اور دُعاؤں کے ذریعہ ان دونوں فرائض کی ادائیگی کے لئے خدا سے توفیق مانگنے سے غافل نہیں ہوں گے خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ ان کی بدیوں سے درگزر کرے گا اور ان کے تمام نیک اعمال قبول کر کے انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کرے گا۔ اس لحاظ سے اسی آیہ کریمہ سے یہ بھی مستنبط ہوتا ہے کہ والدین کی خدمت اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک سے لاپرواہی اور اولاد کی تربیت کے معاملہ میں غفلت ایک انتہائی خطرناک تساہل ہے جس کے نتیجہ میں انسان جنت سے محروم قرار پا کر خسر الدنیا والآخرہ کا مصداق ٹھہر سکتا ہے۔ ایسے شخص کے لئے اِس امر کی کوئی ضمانت باقی نہیں رہتی کہ خدا تعالیٰ اس کی بدیوں سے درگزر کرے اور اُس کے نیک اعمال حتّٰی کہ دُعائیں بھی قبولیت کے شرف سے نوازی جائیں۔

پس اگر ہم چاہتے ہیں (اور کون ہے جس کی یہ خواہش اور تمنّا نہ ہو) کہ خدا تعالیٰ ہماری بدیوں سے درگزر فرمائے اور ہمارے نیک اعمال کی بہترین جزاء عطا کرے اور ہماری دعائیں اس کی جناب میں مقبول ٹھہریں تو ہماری یہ ایک بنیادی ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے والدین (اگر وہ حیات ہیں) کی دل و جان سے عزت کریں، امورِ معروفہ میں جو خلافِ قرآن نہیں ہیں اُن کی بات کو مانیں اور تعہدِ خدمت سے ہرگز لاپرواہی نہ برتیں اور اسی طرح اپنی اولاد کی پوری محنت اور جانسوزی سے تربیت کریں اور اپنے ان فرائض کی ادائیگی کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں مانگیں اور دُعائیں مانگنے سے کبھی اور کسی حال میں غافل نہ ہوں ـــ خدا تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین

قطعات

(۱)

بہارو! بلبلو! پھولو! بتاؤ
کہاں سے آ رہی ہے نکہتِ دوست
مجھے محسوس ہوتی ہے فضا میں
نسیمِ صبحدم سے قربتِ دوست

(۲)

نگاہِ شوق سے پوشیدہ تُو ہے
ولیکن دل سے تیری گفتگو ہے
کہاں سے آ رہی ہے تیری آواز؟
نفس گم کردہ سازِ چار سُو ہے

(۳)

ستارو! سُن رہے ہو آخرِ شب؟
صدائے دوست کتنی دلنشیں ہے
وجود اس وقت عکسِ نیستی ہے
مرے پہلو میں گویا دل نہیں ہے

(سعید احمد اعجاز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مکرم اقبال احمد صاحب نجم مربی سلسلہ احمدیہ علی پور ضلع مظفر گڑھ

محمد کے معنے ہیں تعریف کیا گیا یعنی جس کی لوگ تعریف کریں اور احمد کے معنے ہیں تعریف کرنے والا۔ پس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس اعلیٰ درجہ کی تعریف کے مستحق ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے تعریف کرنے والے بھی اسی بلند شان اور اعلیٰ پایہ کا عطا فرمایا۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو شدید عشق اور والہانہ محبت سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے تھا اس کا ایک خاکہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم ان الفاظ میں کھینچتے ہیں۔

"والد صاحب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ذرا سی بات بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ذرا سی بات بھی کہہ دیتا تو والد صاحب کا چہرہ سرخ ہو جاتا تھا اور آنکھیں متغیر ہو جاتی تھیں اور آپ فوراً ایسی مجلس سے اٹھ کر چلے جاتے تھے۔ آنحضرت سے تو بس والد صاحب کو عشق تھا۔ ایسا عشق میں نے کبھی کسی شخص میں نہیں دیکھا۔"

(سیرۃ المہدی جلد اول ص ۲۰۰)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کے متعلق دوسری روایت حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی ہے وہ فرماتے ہیں:۔

"ایک دفعہ میں دوپہر کو مسجد مبارک میں داخل ہوا تو دیکھا کہ حضرت اقدس مرزا صاحب اکیلے مسجد میں ٹہل رہے ہیں اور حضرت حسان بن ثابت کا یہ شعر آہستہ آہستہ گنگنا رہے ہیں۔ جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے موقع پر کہا تھا

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِي فَعَمِيَ عَلَيْكَ النَّاظِرُ
مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ فَعَلَيْكَ كُنْتُ أُحَاذِرُ

یعنی اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو میری آنکھ کی پتلی تھا۔ تیری موت سے میری آنکھ اندھی ہو گئی ہے۔ اب تیرے بعد جو چاہے مرے مجھے پرواہ نہیں مجھے تو بس تیری موت کا ڈر تھا حضرت اقدس علیہ السلام نے چہرہ پر رومال رکھا ہوا تھا۔ میری آہٹ سے حضرت صاحب نے میری طرف چونک کر دیکھا تو بے اختیار چہرہ پر سے رومال ہٹ گیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔"

(مجدد اعظم جلد ۲ ص ۱۳۸)

حضرت اقدس علیہ السلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس درجہ عشق تھا کہ کسی حالت میں بھی آپ کسی شخص کی زبان یا قلم سے اپنے آقا کے متعلق معمولی سی بات بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے اگر کبھی آپ کسی شخص سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی یا بے ادبی کا کلمہ سن پاتے یا کسی کی تحریر پڑھ لیتے تو آپ کو اس شخص سے نفرت ہو جاتی تھی۔

ایک مرتبہ ایک پادری نے "امہات المومنین" کے نام سے ایک کتاب لکھی اور اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ازواج مطہرات پر نہایت گندے اعتراضات کئے۔ اس سے آپ کو نہایت درجہ دلی صدمہ ہوا اور آپ نے فرمایا:۔

"اس ناپاک کتاب کو پڑھنے کے بعد ۔ ۔ ۔ ۔ ہمارا آرام تلخ ہو گیا میری جائیداد کا تباہ ہونا اور میرے بچوں کا میری آنکھوں کے سامنے ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا مجھ پر آسان ہے بہ نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور دین کی ہتک اور استخفاف کے دیکھنے اور اس پر صبر کرنے کے"

(مجدد اعظم جلد ۲ ص ۱۳۱)

آپ کی عادت تھی کہ جب کبھی کسی آریہ یا عیسائی سے گفتگو یا مناظرہ کرتے تو پہلے اس سے یہ اقرار کروا لیتے کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں کوئی برائی کا کلمہ نہیں کہا جائے گا۔"

آپ کے منہ پر کھڑا ہو کر کوئی آپ کو گالیاں دیتا مغلظ اور نازیبا کلمات لکھتا یا تحریروں اور تقریروں میں آپ پر گالی گلوچ کرتا تو آپ خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کرتے لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کوئی بد زبانی کرتا تو فوراً آپ کا چہرہ سرخ ہو جاتا اور طبیعت اس قدر برہم ہو جاتی کہ دیکھنے والے کو حیرت ہوتی تھی

حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کے لئے حضرت اقدس علیہ السلام کے دل میں اتنی غیرت اور اس قدر حمیت تھی کہ اس کے مقابلہ میں آپ کسی چیز کی بھی پرواہ نہیں کرتے تھے ایک مرتبہ ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک نے بہت عزت و احترام کے ساتھ حضرت اقدس کی چائے کی دعوت کی مگر آپ نے صاف انکار کر دیا اور فرمایا:۔

"یہ شخص رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے اور ان کی تکذیب کرتا ہے اس حالت میں میری غیرت کس طرح گوارا کر سکتی ہے کہ میں آنحضرت کے دشمن کے ہاں چائے پیوں۔"

(بشارت عظمیٰ ص ۸)

اسی طرح ڈاکٹر عبدالحکیم اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ جو آپ کا ایک مرید تھا۔ جب اس نے اس ناپاک خیال کا اظہار کیا کہ:۔

"نجات پانے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ماننا ضروری نہیں صرف خدا پر ایمان لانا کافی ہے"

تو حضرت اقدس نے اس کو اس خیال کی بناء پر سرزنش کی۔ مگر جب اس نے اپنی رائے پر اصرار کیا تو آپ نے فوراً اسے جماعت سے خارج کر دیا اور ایک کتاب "حقیقۃ الوحی" تصنیف فرمائی جس میں ثابت کیا کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری کے بغیر نجات ناممکن ہے چنانچہ حضرت اقدس اس کتاب میں فرماتے ہیں:۔

"توحید اور خدادانی کی متاع رسول کے دامن سے ہی دنیا کو ملتی ہے بغیر اس کے ہرگز نہیں مل سکتی اور اس امر میں صاحب اعلیٰ نمونہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھلایا کہ ایک قوم کو جو نجاست پر بیٹھی ہوئی تھی ان کو نجاست سے اٹھا کر گلزار میں پہنچا دیا۔ اور وہ جو روحانی بھوک اور پیاس سے مرنے لگے تھے ان کے آگے روحانی اعلیٰ درجہ کی غذائیں اور شیریں شربت رکھ دیئے ان کو وحشیانہ حالت سے انسان بنایا پھر معمولی انسان سے مہذب انسان بنایا پھر مہذب انسان سے کامل انسان بنایا اور اس قدر ان کے لئے نشان ظاہر کئے کہ ان کو خدا دکھلا دیا اور ان میں ایسی تبدیلی پیدا کر دی کہ انہوں نے فرشتوں سے ہاتھ ملائے۔ یہ تاثیر کسی اور نبی سے اپنی امت کی نسبت ظہور میں نہ آئی۔ کیونکہ ان کی صحبت یاب ناقص رہے پس میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین اور آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذریت شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں جب تک ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔" (حقیقۃ الوحی ص ۱۱۵)

درود شریف جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے بہترین دعا ہے (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غذا تھی۔ جس کثرت سے آپ اپنے آقا پر درود بھیجتے اس کی نظیر دنیا بھر آخرین میں ملنی مشکل ہے پھر آپ اپنے مریدوں کو بھی درود شریف کثرت سے پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے۔ اور آپ فرماتے تھے کہ درود شریف سے بہتر کوئی وظیفہ نہیں۔

آپ نے ۸۰ کے قریب کتب تصنیف کیں اور ان میں سے ایک بھی ایسی نہیں جس میں آپ نے حضرت محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم کے محامد نہ لکھے ہوں۔ ان میں سے ہر ایک کتاب کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مصنف عشق محمد کے بحر بے کنار میں غوطہ زن ہے۔ حضور نے فارسی اردو عربی میں کتب لکھیں اور ان میں آپ کی تحریریں نظم و نثر ہر دو صنف سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کے مطالعہ سے آپ کا عاشق رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہونا عیاں ہو جاتا ہے۔

صرف تین اشعار نمونتاً بیان کئے جاتے ہیں۔ انہی سے کچھ اندازہ آپ کو اس عشق کا ہو جائے گا جو حضرت اقدس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تھا۔

عربی سے

اُنْظُرْ إِلَيَّ بِرَحْمَةٍ وَّتَحَنُّنٍ
يَا سَيِّدِي أَنَا أَحْقَرُ الْغِلْمَانِ

(یعنی مجھ پر رحم اور محبت کی نظر کر اے میرے آقا میں تیرا ایک ناچیز غلام ہوں)

فارسی سے

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

خدا کے بعد میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مخمور رہتا ہوں اگر یہ کفر ہے تو خدا کی قسم میں سب سے بڑا کافر ہوں۔

اردو سے

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

اسی طرح آپ کے منظوم کلام کے چیدہ اقتباسات بطور مثال پیش کئے جاتے ہیں تا اس بے پناہ عشق و محبت کا اندازہ ہو سکے جو آپ کو اپنے آقا سے تھی۔ آپ اپنی پہلی تصنیف براہین احمدیہ میں فرماتے ہیں

"الٰہی تیرا ہزار ہزار شکر کہ تو نے ہم کو اپنی پہچان کا آپ راہ بتایا اور اپنی پاک کتابوں کو نازل کر کے بندوں کو عقل کی غلطیوں اور خطاؤں سے بچایا اور درود اور سلام حضرت سید الرسل محمد مصطفی اور ان کی آل و اصحاب پر کہ جس سے خدا نے ایک عالم گم گشتہ کو سیدھی راہ پر چلایا اور وہ مربی اور نفع رساں کہ جو بھولی ہوئی خلقت کو پھر راہ راست پر لایا۔ وہ محسن اور صاحب احسان کہ جس نے لوگوں کو شرک اور بتوں کی بلا سے چھڑایا وہ نور اور نور افشاں کہ جس نے توحید کی روشنی کو دنیا میں پھیلایا وہ حکیم اور معالج زمان کہ جس نے بگڑے ہوئے دلوں کا راستی پر قدم جمایا وہ کریم اور کرامت نشان کہ جس نے مردوں کو زندگی کا پانی پلایا وہ رحیم اور مہربان کہ جس نے امت کے لئے غم کھایا اور درد اٹھایا وہ شجاع اور پہلوان جو ہم کو موت کے منہ سے نکال کر لایا وہ حلیم اور بے نفس انسان کہ جس نے بندگی میں سر جھکایا اور اپنی ہستی کو خاک میں ملایا۔ وہ کامل موحد اور بحر عرفان کہ جس کو صرف خدا کا جلال بھایا اور غیر کو اپنی نظر سے گرایا وہ معجزۂ قدرت رحمان کہ جو امی ہو کر سب پر علوم حقانی میں غالب آیا اور ہر ایک قوم کو غلطیوں اور خطاؤں کا ملزم ٹھہرایا"
(براہین احمدیہ جلد اول)

"وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا آفتاب میں نہیں تھا وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء و سید الاحیاء محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اس کے تمام ہم رنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں .... اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید و مولیٰ ہمارے ہادی نبی امی صادق مصدوق محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی۔" (آئینہ کمالات اسلام)

"ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا تعالیٰ کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا تاج جس کا نام محمد مصطفی و

NATIONAL 877-G

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی۔"

(سراج منیر ص۸۰)

یہ چند اقتباسات اور روایات جو پیش کی گئی ہیں کھلیان میں سے چند دانوں کے مترادف ہیں۔ ورنہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا ہر لمحہ ہی عشق رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کا مرقع ہے۔ اور یہ آپ کا ہی حق تھا کہ اپنے مقدس آقا کے محامد و فضائل ایسی بلند آواز کے ساتھ دنیا کو سناتے کہ اس کی گونج اس سرزمین کے ہر حصے میں اور دنیا کے ہر ملک میں سنائی دے۔ آج حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام قریہ قریہ بستی بستی اور ملک ملک ہر احمر و اسود کے سامنے انہیں محامد جلیلہ اور فضائل عظیمہ کو بیان کر رہے ہیں اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف سے دنیا گونج رہی ہے۔

اللھم صل علی محمد
وعلی آل محمد وبارک
وسلم انک حمید مجید

جانوروں کے اپھارہ کا موسم
اکسیر اپھارہ زوروں پر ہے
کاش کہ ہر زمیندار کے پاس ہو نہایت ضروری ہے
بفضلہ تعالیٰ
ایک پیکٹ سے اپھارہ غائب
قیمت فی پیکٹ ۱/ درجن ۸/
راجہ ہومیو سٹور اختر چارہ فروش کراچی

پیٹ کے جملہ امراض کے لئے
نمک نور ٹکیاں رجسٹرڈ
قیمت ۱۰۰ ٹکیہ دو روپے آٹھ پیسے
۵۰ ٹکیہ ایک روپیہ چالیس پیسے
اسٹاکسٹ:-
ناصر دیسی میڈیکل سٹور ربوہ
افضل برادر جنرل سٹور ربوہ
شاہ میڈیکو مارکیٹ بازار گوجرانوالہ
ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب کیمبل پور
شاہ نور فارمیسی شکارپور سندھ

ضرورت ہے
ایک خادمہ کی ضرورت ہے جو امور خانہ داری سے بخوبی واقف ہو درخواستیں صدر حلقہ کی سفارش سے مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں۔
غلام احمد خان
دارالقضاء فیکٹری ایریا ربوہ

جناب میاں عبدالحمید خان صاحب کنجروڑ تحصیل شکرگڑھ ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں کہ
اکسیر اپھارہ
بہت دفعہ استعمال کی گئی نہایت زود اثر دوائی ہے مویشی کے اندر جانے کی دیر ہے فوراً اپھارہ اتر جاتا ہے یہ کوئی مبالغہ کی بات نہیں بالکل صحیح اور تجربہ شدہ بات ہے قیمت فی پیکٹ ایک روپیہ درجن ۸ روپیہ دو درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک معاف
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ رجسٹرڈ ۶۰۶

یوم مصلح موعود

۲۰ فروری ۱۹۷۳ء کو تمام لجنات نے یوم مصلح موعودؓ اپنی سابقہ روایات کے ساتھ منایا لجنہ ربوہ کے علاوہ بیرون از ربوہ لجنات نے غیر از جماعت بہنوں کو بڑی تعداد میں مدعو کیا جلسہ میں پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر اور اس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ حضرت مصلح موعودؓ کی شان میں منظوم کلام پڑھا گیا۔ ناصرات الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کا یہ جلسہ ہر مقام پر مشترک طور پر منایا گیا۔ لجنہ ربوہ کے علاوہ مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے یوم مصلح موعودؓ کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں

۱۔ لجنہ اماء اللہ احمد نگر	۲۔ لجنہ اماء اللہ سرگودھا	۳۔ لجنہ اماء اللہ حسن پور
۴۔ لجنہ اماء اللہ کھاریاں	۵۔ لجنہ اماء اللہ محمد آباد	۶۔ لجنہ اماء اللہ کنری
۷۔ لجنہ اماء اللہ ٹیکسلا	۸۔ لجنہ اماء اللہ خانپور	۹۔ لجنہ اماء اللہ واہ کینٹ
۱۰۔ لجنہ اماء اللہ چک منگلا	۱۱۔ لجنہ اماء اللہ منڈی بہاؤالدین (شاہ تاج شوگر مل)	
۱۲۔ لجنہ اماء اللہ جڑانوالہ	۱۳۔ لجنہ اماء اللہ ساہیوال	۱۴۔ لجنہ اماء اللہ لوریوالہ
۱۵۔ لجنہ اماء اللہ حیدر آباد	۱۶۔ لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ	۱۷۔ لجنہ اماء اللہ گوجرہ
۱۸۔ لجنہ اماء اللہ شیخوپورہ	۱۹۔ لجنہ اماء اللہ ملتان	۲۰۔ لجنہ اماء اللہ پشاور
۲۱۔ لجنہ اماء اللہ جہلم	۲۲۔ لجنہ اماء اللہ لاہور۔	

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

سابقون میں شامل ہونے کا ایک سنہری موقعہ

مشن ہائے بیرون کی بعض اہم اور فوری ضروریات کا تقاضا ہے کہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے والوں کا بیشتر حصہ سال کے ابتدائی حصہ میں ادائیگی کا انتظام کرے۔ اس لئے ہمارے محبوب امام المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے مارچ تک اپنا سالم چندہ ادا کرنے والوں کو سابقون کی عزت سے نوازا ہے۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

چنانچہ دفتر ھذا کا دستور ہے کہ ۳۱ مارچ تک وصولی کی اسم وار فہرست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بغرض دعا پیش کی جاتی ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

قائدین مجالس بجٹ

جن قائدین مجالس خدام الاحمدیہ نے ابھی تک اپنی مجلس کے بجٹ تشخیص کروا کر نہیں بھجوائے ان سے درخواست ہے کہ اس اہم فرض کی طرف توجہ دیں اور ایک ہفتہ کے اندر اندر بجٹ تشخیص کر کے مرکز کو ارسال فرمادیں اس کام میں مزید تاخیر نہیں ہونی چاہیئے۔ (مہتمم مال)

اعلانات نکاح

۱۔ میرے بھائی چوہدری محمد نعمان افضل صاحب بی اے ابن چوہدری ہدایت اللہ صاحب نمبردار چک ۵۳ جنوبی سرگودھا کا نکاح مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۷۳ء کو محترمہ اقبال ملک صاحبہ بی اے سی ٹی ہیڈ مسٹرس بنت مکرم ڈاکٹر ملک محمد نذیر صاحب ساکن ہنگو … ضلع سرگودھا کے ساتھ گیارہ ہزار مہر پر محترم میرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ صوبائی امیر نے بعد نماز جمعہ پڑھا۔ دوست دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسے فریقین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنادے۔ آمین۔

(محمد سلیمان اختر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک نمبر ۵۳ جنوبی سرگودھا)

۲۔ خاکسار کی بچی عزیزہ مودودہ طلعت ایم اے سلمہا کا نکاح ہمراہ عزیزم محمد اشرف مرزا ایم اے ابن صوبیدار ریٹائرڈ … خان صاحب بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر مورخہ ۱۸ فروری … محترم مولوی نصیر احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ راولپنڈی نے پڑھا۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر رنگ میں خیر و برکت اور رحمت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(خاکسار بشیر احمد بھٹی ۱۳/۸ کشمیری بازار راولپنڈی)

خریداران الفضل کے لئے اطلاع

خریداران الفضل کے پتہ جات کی نئی چٹیں عنقریب چھپوائی جا رہی ہیں جن احباب نے اپنا پتہ تبدیل کروانا ہو یا پتہ میں کسی قسم کی درستی کروانی ہو وہ دفتر ھذا کو جلد اطلاع دیں خط لکھتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور تحریر فرمائیں تاکہ بغیر کسی وقت کے بروقت تعمیل کی جا سکے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

درخواست دعا ۱۔ مکرم بشیر احمد صاحب ساکن شاہ کالونی لائل پور کے گلے کا آپریشن ہوا ہے احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (لطیف احمد خالد شاہ کالونی لائل پور)

۲۔ حال ہی میں انگلینڈ جانے سے مکرم منظور محمد صاحب جو شیخ منور الدین صاحب کے صاحبزادے اور شیخ محمد یوسف صاحب بانی مرحوم کے داماد ہیں زخمی ہو گئے ہیں احباب سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (شیخ حفیظ الرحمن … کراچی)

۳۔ میرے چھوٹے بھائی عزیزم منیر احمد سنوری آف اسلام آباد عرصہ تقریباً دو ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور سنٹرل ہسپتال راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام سے اس کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (انیس احمد سنوری …)

۴۔ مکرم ملک ممتاز احمد صاحب کاٹننگ آفیسر کالونی ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ ۹ مارچ کو لائل پور سے شیخوپورہ روڈ پر اپنی کار میں جاتے ہوئے حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں ایکسرے لینے پر معلوم ہوا ہے پانچ پسلیاں ٹوٹی ہوئی ہیں اور کندھے پر بھی سخت چوٹ ہے ڈسٹرکٹ ہسپتال لائل پور میں زیر علاج ہیں احباب جماعت سے ملک صاحب کی صحت اور شفایابی کے لئے خصوصاً دعا کی درخواست ہے۔ (بشیر احمد سیال انسپکٹر اصلاح و ارشاد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے سالہا سال تک پاکستان اور بین الاقوامی برادری کی بے لوث خدمات سر انجام دی ہیں

قیامِ پاکستان اور اس کے عزو وقار میں اضافہ کرنے میں آپ نے نمایاں کردار ادا کیا

عالمی عدالت کی صدارت سے ریٹائر ہونے پر محترم چوہدری صاحب کے نام صدر پاکستان کا خصوصی پیغام

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کے انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس (عالمی عدالت) دی ہیگ کی صدارت سے ریٹائر ہونے پر صدر ذوالفقار علی بھٹو نے آپ کے نام ایک پیغام میں آپ کی خدمات کو سراہا ہے۔ اس پیغام میں صدر پاکستان نے فرمایا:-

"آپ نے سالہا سال تک اہل پاکستان اور بین الاقوامی برادری کی جو بے لوث خدمات سرانجام دی ہیں ان پر گہری قدر دانی کے جذبات آپ تک پہنچانا چاہتا ہوں۔ اُس سیاسی تحریک کے ایک سربرآوردہ رکن کی حیثیت سے جو برصغیر میں مسلمانوں کو ایک وطن دلانے پر منتج ہوئی اور اس سے بھی قبل ۱۹۳۱ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر کی حیثیت سے آپ نے قیام پاکستان میں بہت نمایاں کردار ادا کیا۔

قیام پاکستان کے بعد آپ اس نوزائیدہ مملکت کے پہلے وزیر خارجہ مقرر ہوئے اور سات سال تک اس عہدہ پر فائز رہے ان ابتدائی سالوں میں آپ نے پاکستان کو مضبوط بنیادوں پر قائم کرنے میں بہت ہاتھ بٹایا حتیٰ کہ اس نئی مملکت کو دنیا میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جانے لگا اور بین الاقوامی اجتماعات میں اس کی آواز پُروزن اور وقیع شمار ہونے لگی پاکستان کے لئے آپ کی خدمات یہاں تک ہی محدود نہ رہیں۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر کی حیثیت سے اور پھر عالمی عدالت کے جج کی حیثیت سے آپ نے نہ صرف مجموعی لحاظ سے بین الاقوامی برادری کی خدمت کی بلکہ ایسا کرنے میں آپ نے پاکستان کے عزو وقار میں بھی اضافہ کیا میں پورے اعتماد سے کہہ سکتا ہوں کہ گوناگوں حیثیتوں کے اعتبار سے آپ کو بین الاقوامی برادری اور اقوام متحدہ میں عزو شرف کا جو مقام حاصل رہا ہے وہ یقیناً باعث افتخار تھا اور قدرتی طور پر ہم سب اس فخر میں شریک تھے۔ عالمی عدالت سے آپ کے ریٹائر ہونے پر میں اور میرے رفقاء کار اپنی اس انتہائی پُرخلوص خواہش کا اظہار کرتے ہیں کہ آئندہ زندگی میں بھی آپ صحت و عافیت کے ساتھ خوش و خرم رہیں۔"

یہ پیغام اس الوداعی دعوت کے موقع پر پہنچایا گیا جو محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے اعزاز میں منعقد ہوئی تھی اس خصوصی دعوت میں

[illegible]

BRONESS F. L. SWEERTS

DE LANDAS SYBORGH.

عالمی عدالت کے بعض ججوں، عالمی عدالت کے رجسٹرار اور دفتر خارجہ ہالینڈ کے سیکرٹری جنرل نے شرکت کی۔ پاکستان کے اٹارنی جنرل مسٹر یحییٰ بختیار بھی اس تقریب میں موجود تھے۔

(دی پاکستان ٹائمز ۱۲ مارچ ۱۹۷۳ء)

ولادت

خاکسار کے بیٹے عزیز سلیمان احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ۱۲ جنوری کو بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود مکرم برادرم نسیم سیفی صاحب وکیل التعلیم ربوہ کا نواسہ ہے بچے کا نام فیصل رکھا گیا ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو بھی نیک اور باقبال زندگی عطا فرمائے آمین

سلطان احمد [illegible] کراچی

محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ثانی محترم مرزا عبدالحق صاحب صوبائی امیر وفات پاگئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

دلی افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب، کی اہلیہ ثانی محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ ۱۰ اور ۱۱ مارچ کی درمیانی شب کو ایک بجے مختصر علالت کے بعد ۵۰ سال کی عمر میں وفات پاکر محبوب حقیقی سے جا ملیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

۱۱ مارچ کو مرحومہ کا جنازہ ربوہ لایا گیا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت چونکہ ناساز تھی اس لئے حضور کے ارشاد پر نماز جنازہ محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری نے پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت شامل ہوئے۔ ربوہ کے احباب کے علاوہ سرگودھا کی جماعت کے متعدد احباب بھی اس میں شامل ہوئے۔ جن کے بعد بوجہ موصیہ ہونے کے مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے اجتماعی دعا کرائی۔

مرحومہ بہت نیک، مخلص، پابند صوم و صلوٰۃ اور ملنسار خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک لمبے عرصہ تک آپ کو اپنے محترم شوہر کے ہمراہ جو سلسلہ احمدیہ کے قدیم اور خاص خادموں میں سے ہیں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائی۔

مرحومہ کے بطن سے محترم مرزا صاحب موصوف کے دو صاحبزادے ہیں یعنی مرزا محمد طاہر صاحب ڈپٹی کنٹرولر امتحانات ثانوی تعلیمی بورڈ سرگودھا اور مرزا سعید احمد صاحب منیجر [illegible] انشورنس کمپنی اور ایک صاحبزادی ہیں۔ جو محترم حافظ عبدالسلام صاحب سابق وکیل المال کی بہو ہیں۔

ادارہ الفضل محترم مرزا صاحب موصوف ان کے صاحبزادگان، صاحبزادی اور دیگر تمام لواحقین سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں بلندی درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

کل ربوہ تیسرا انعامی مقابلہ سیر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق تیسرا کل ربوہ مقابلہ سیر ۲۳ مارچ ۷۳ء بروز جمعہ ہوگا صبح ۶ بجے سے ۸ بجے تک تمام احباب سیر پر جائیں گے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی حسین قدرتوں کے جلوے جو وہ دیکھیں واپس آکر انہیں احاطہ تحریر میں لائیں گے۔ اوّل دوم اور سوم آنے والے خدام و انصار کو علی الترتیب ۵۰/- ۲۰/- ۱۰/- روپے کے انعامات دیئے جائیں گے۔

اطفال اپنے مضامین پر طفل ضرور لکھیں۔ اطفال کا معیار الگ ہوگا۔ اور اطفال میں سے اوّل۔ دوم اور سوم آنے والے کو علی الترتیب ۱۵/- ۱۰/- اور ۵/- روپے کے انعامات دیئے جائیں گے۔ اسطرح کل مضامین لکھنے والے اطفال کے ۱/۲۵ حصہ کو ۱/- فی کس انعام دیا جائے گا۔ انصار، خدام اور اطفال اس میں زیادہ سے زیادہ شامل ہوں اور مضامین تحریر فرمادیں۔ اپنے مضامین شاہد کلاتھ سٹور رحمت بازار، لطیف سنز گولبازار، مجید آٹو سٹور گولبازار یا مجلس صحت کے کسی نمائندہ کے پاس جمع کروائے جاسکتے ہیں۔

(سیکرٹری مجلس صحت ربوہ)

تقریب شادی

۱۱ مارچ بروز سوموار مکرم ابوالمنیر مولوی نورالحق صاحب کے برادر اصغر مکرم محمد اسحٰق صاحب بی ایس سی کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ بارات ربوہ سے آپ کے آبائی گاؤں موضع جوڑا کرنانہ ضلع گجرات روانہ ہوئی جہاں پر اسی دن مکرم مولوی صاحب موصوف نے ان کا نکاح محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بنت صوبیدار فضل الرحمن صاحب سے بعوض پانچ ہزار روپے حق مہر پڑھا۔ اسی شب کو برات ربوہ واپس آگئی اگلے روز ۱۸ مارچ کو محترم مولوی صاحب موصوف نے اپنے مکان واقع محلہ دارالرحمت وسطی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں دیگر احباب کے علاوہ متعدد بزرگان سلسلہ و افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی شرکت فرمائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین